



## سوال

(368) مسجد میں بنانے میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد میں بنانے میں زکوٰۃ صرف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور فقیر کون ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ صرف انہی آٹھ مصارف میں خرچ کی جائے گی، جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حصر کے طور پر ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُعْتَمِرِينَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيُّتُ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْفَرِيقِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۖ... سورة التوبة

”صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب مقصود ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے) یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کر دیے گئے ہیں اور اللہ جلنے والا اور حکمت والا ہے۔“

لہذا مسجدوں کے بنانے اور علم کے سکھانے وغیرہ میں زکوٰۃ صرف کرنا جائز نہیں ہے اس کے علاوہ صدقات مستحبہ ان امور (یعنی مساجد و مدارس) میں صرف کرنا افضل ہے جو زیادہ منفعت بخش، اور باعث ثواب ہیں۔ فقیر جو مستحق زکوٰۃ ہے، اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس حسب زمان و مکان ایک سال کی مدت کے لیے اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے ضرورت کی اشیاء نہ ہوں۔ ممکن ہے کسی زمانے میں اور کسی جگہ ایک ہزار ریال بھی تو نخری میں شمار ہوتے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مہنگائی کی وجہ سے کسی زمانے میں اور کسی جگہ ایک ہزار ریال دولت مندی میں شمار نہ ہوتے ہوں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام



## عقائد کے مسائل : صفحہ 353

[محدث فتویٰ](#)